حضرت امام جعفر صادقؒ کی آذان

یہ بات شیعہ مذہب میں بالاجماع ثابت ہے کہ امام جعفر صادق اس طرح اذان دیتے تھے

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله

أشهد أن محمداً رسول الله أشهد أن محمداً رسول الله

حي على الصلاة حي على الصلاة

حي على الفلاح حي على الفلاح

حي على خير العمل حي على خير العمل

الله اكبر الله اكبر

لا إله إلا الله لا إله إلا الله

(کتابوں کے حوالے اور عکس آگے آئینگے۔ شیعہ دل تھام کے بیٹھیں)

الاذن والاقامة خمسة و ثلاثون فصلا الاذان ثمانية عشر فصلا والاقامة سبعة عشر فصلا

اذان او اقامت میں ۳۵ الفاظ ہیں آذان میں ۱۸ کلمات ہیں اور اقامت میں ۱۷

کتاب الرافضہ للشیخ المفید الصفحہ ۱۰۰

١٠٠ المقنعة

[٨]

باب عدد فصول الأذان والإقامة، ووصفهما

والسنة فيهما وما بينهما من الأقوال والأفعال

والأذان والإقامة خمسة وثلاثون فصلاً: الأذان ثمانية عشر فصلاً، والإقامة سبعة عشر فصلاً.

يقول المؤذن في الأذان: «الله أكبر»، ثم يقف، ولا يعرب الراء بالضمة، بل يقف عليها، ويقول مثلها:(١) «الله أكبر»، ثم يقف، ثم يقول: «الله أكبر»،

[٨]

باب عدد فصول الأذان والإقامة، ووصفهما

والسنة فيهما وما بينهما من الأقوال والأفعال

والأذان والإقامة خمسة وثلاثون فصلاً: الأذان ثمانية عشر فصلاً، والإقامة سبعة عشر فصلاً.

السنة، فتصير ثمانية فصول.

ثم يقول: «حيّ على الصلاة» ويقف على الهاء، ولا يحركها (٨)، ثم يقول: «حيّ على الصلاة»، فذلك فصلان، يضاعفان(٩) إلى الثمانية، فتصير عشرة فصول

ثم يقول: «حيّ على الفلاح»، ويقف على الحاء، فلا يحركها كما وقف على الهاء في الصلاة، ويقول مرة ثانية: «حيّ على الفلاح»، ولا يعرب بها

(١) ليس «مثلها» في «ألف، ج».
(٢) في ب: «ولا يضم الهاء».
(٣) في ألف: «يضاعفان» وفي ج: «يضعفان».
(٤) في ج: «ولا تقف».
(٥) في ج: «على الهاء».
(٦) و (٨) في ب: «ولا يحركها بإعراب».
(٧) و (٩) في ألف: «يضاعفان» وفي ب: «مضاعفان» وفي ج: «يضعفان».

اہل سنت اذان شیعہ کتاب سے ثابت ہے
شیعہ کتاب معانی الاخبار جلد 2 پیج 436.

خاک کو اڑایا) سے لیا گیا ہو۔جس کا مضارع ''تسفیہ'' ہوتا اور سفی۔مقصور حالت میں۔اور سفاء۔ممدود حالت میں۔جس کے معنی ہیں جہل۔

۲۱۔میرے والد۔رحمہ اللہ۔نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے،انہوں نے اپنے والد سے،انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے،انہوں نے حفص بن بختری سے،انہوں نے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ علیہ السلام نے فرمایا:''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر گئے اور نماز کا وقت آیا تو جبرائیل علیہ السلام نے اذان دی۔جب انہوں نے اللہ اکبر ، اللہ اکبر کہا تو فرشتوں نے (بھی) کہا: اللہ اکبر ، اللہ اکبر اور جب انہوں نے کہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ تو فرشتوں نے بھی کہا: (پروردگار) نظیر و مشابہ سے پاک ہے اور جب جبرئیل نے کہا: اشھد ان محمداً رسول اللہ تو فرشتوں نے کہا: نبی مبعوث ہے۔اور جب انہوں نے کہا: حیّ علی الصلاۃ تو فرشتوں نے کہا: اپنے رب کی عبادت پر آمادہ ہو جاؤ اور جب انہوں نے کہا: حیّ علی الفلاح تو فرشتوں نے کہا: کامیاب ہوا وہ کہ جس نے آنجنابؐ کی پیروی کی۔''

۲۲۔ہم سے بیان کیا ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم بن احمد بن ہاشم مکتب نے،انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر اسدی ابو حسین کوفی نے،انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن اسماعیل برمکی نے،انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا جعفر بن عبداللہ مروزی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا میرے والد نے،انہوں نے اسماعیل بن فضل ہاشمی سے،انہوں نے اپنے والد سے،انہوں نے سعید بن جبیر سے،انہوں نے ابن عباس سے،انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''جب عیون عین پر ظلم کریں۔عین کا قتل ہونا عیون کے چوتھے ہاتھ پر ہوگا اور جب ایسا ہو تو اس کی مدد نہ کرنے والا اللہ،ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت کا مستحق ہوگا۔'' تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ! عین اور عیون کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''عین میرا بھائی علیؑ بن ابوطالبؑ ہے اور عیون اس کے دشمن ہیں۔ان کا چوتھا اسے ظلم اور دشمنی سے قتل کرنے والا ہے۔

۲۳۔ہم سے بیان کیا ابوقاسم علی بن احمد بن موسیٰ بن عمران دقاق نے،انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن ابوعبداللہ کوفی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا سہل بن زیاد الآدمی نے،انہوں نے عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی سے،انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے سردار علی بن محمد بن علی رضا امام نقی (علیہم السلام) نے،آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے،آپؑ نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے، ان بزرگواروں نے حسن بن علی علیہما السلام سے کہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''ابوبکر مجھ سے ساعت کی منزلت پر ہے اور عمر مجھ سے بصارت کی منزلت پر ہے اور عثمان مجھ سے قوت قلب کی منزلت پر ہے۔'' امام حسن علیہ السلام فرماتے ہے: جب دوسرا دن ہوا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گیا جبکہ امیرالمومنین علیہ السلام،ابوبکر،عمر اور عثمان انکے پاس تھے۔تو میں نے عرض کی: بابا جان میں نے آپ کو ان اصحاب کے بارے میں یہ قول فرماتے سنا ہے تو اس کے کیا معنی ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا:''ہاں'' پھر اپنے دست مبارک سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ کان،آنکھ اور دل ہیں اور عنقریب ان سے میرے اس وصی کی ولایت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔اور

معانی الاخبار

شیخ الصدوق

www.sunnilibrary.com
https://www.youtube.com/channel/UCKkLrPGvly4aAAZL_nI3L9Q

AL-KISA PUBLISHERS
Postal Code: 75850, office R-159, Sector 5-B/2
North Karachi, Karachi. Pakistan
Contact @ +92 21 36968621, +92 300 2406150
Email: al-kisa@hotmail.com

ISBN
978-969-9605-06-2

شیعہ کتاب من لایحضرہ الفقیہ میں

امام جعفر صادقؒ کی سکھائی ہوئی اذان فقہ جعفریہ کی اذان سے بہت مختلف ہے۔

٨٩٧ ـ وروى أبو بكر الحضرميُّ ، وكليب الأسديُّ عن أبي عبد الله عليه السّلام أنّه ، حكى لهما الأذان فقال : الله أكبر ، الله أكبر ، الله أكبر ، الله أكبر ، أشهد أن لا إله إلاّ الله ، أشهد أن لا إله إلاّ الله ، أشهد أنّ محمّداً رسول الله ، أشهد أنّ محمّداً رسول الله ، حيّ على الصلاة حيّ على الصلاة ، حيّ على الفلاح ، حيّ على الفلاح ، حيّ على خير العمل ، حيّ على خير العمل ، الله أكبر ، الله أكبر ، لا إله إلاّ الله ، لا إله إلاّ الله ، والإقامة كذلك ».

ولا بأس أن يقال في صلاة الغداة بعد أن حيّ على خير العمل « الصلاة خير من النوم » مرّتين للتقيّة .

وقال مصنّف هذا الكتاب ـ رحمه الله ـ : هذا هو الأذان الصحيح لا يزاد فيه ولا ينقص منه ، والمفوّضة(١) لعنهم الله قد وضعوا أخباراً وزادوا في الأذان « محمّد وآل محمّد خير البريّة » مرّتين ، وفي بعض رواياتهم بعد أشهد أن محمّداً رسول الله « أشهد أنّ عليّاً وليُّ الله » مرّتين ، ومنهم من روى بدل « أشهد أنّ عليّاً أمير المؤمنين حقّاً » مرّتين ولا شكّ في أنّ عليّاً وليُّ الله المؤمنين حقّاً وأنّ محمّداً وآله صلوات الله عليهم خير البريّة ، ولكن في أصل الأذان ، وإنّما ذكرت ذلك ليعرف بهذه الزّيادة المتّهمون المدلّسون أنفسهم في جملتنا (٢) .

٨٩٨ ـ وقال الصادق عليه السّلام في المؤذّنين : « إنّهم الأمناء » .

٨٩٩ ـ وقال عليه السّلام : « صلّ الجمعة بأذان هؤلاء فإنّهم أشدُّ شيء مواظبة على الوقت » .

---

(١) المفوضة : فرقة ضالّة قالت بأن الله خلق محمداً (ص) وفوض اليه خلق الدنيا فهو خلق المخلوق . وقيل : بل فوض ذلك الى علي عليه السلام ، وهم غير الذين يقولون بتفويض اعمال العباد اليهم كالمعتزلة وأضرابهم .

(٢) « المتهمون » على البناء للفاعل أي المتهمون أمور الخلق اليهم .

BUKHARI PUBLICATION

اذان میں الفاظ ولائت و امامت وغیرہ کے بارے میں شیخ صدوق کا فتوی کہ یہ زیادتی ایک لعنتی فرقے نے کی ہے

اس کتاب کا مصنف یعنی شیخ صدوق کا کہنا ہے کہ صحیح اور کامل اذان وہی ہے جو حضرت امام جعفر صادقؑ سے اسی کتاب میں روایت کی گئی ہے نہ اس میں زیادتی ہو سکتی ہے اور نہ ان الفاظ سے کم حواص میں مذکور ہوئے۔ مفوضہ نامی گروہ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے بہت سی من گھڑت باتیں بنائیں اور ان من گھڑت باتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے اذان میں (محمد وآلہ خیر البریۃ) کے الفاظ بڑھائے انہی کی کچھ دوسری من گھڑت روایات میں یہ بھی ہے کہ (اشہد ان محمد رسول اللہ) کے بعد الفاظ کے بعد دو مرتبہ موذن یہ بھی کہے (اشہد ان علیا ولی اللہ) ان میں سے ہی بعض نے مذکورہ الفاظ کی جگہ یہ الفاظ کہنے کو لکھا (اشہد ان علیا امیر المومنین حقا۔ یہ باتیں حقائق پر مبنی ہیں کہ حضرت علیؑ (ولی اللہ) ہیں اپ امیر المومنین بالحق ہیں اور حضرت محمدؐ اور آپ کی آل پاک (خیر البریہ) ہیں لیکن اس حقیقت کے ہوتے ہوئے یہ الفاظ ہر گز ہر گز اذان میں داخل نہیں ہیں

مصنف نے یہ بات اس لیے ذکر کی تا کہ اس کے ذریعہ ان لوگوں کی پہچان ہو جائے جو مفوضہ کہلاتے ہیں اور ہم میں سے اپنے آپ کو شمار کرتے ہیں

من لایحضرہ الفقیہ جلد اول ص ۲۰۳

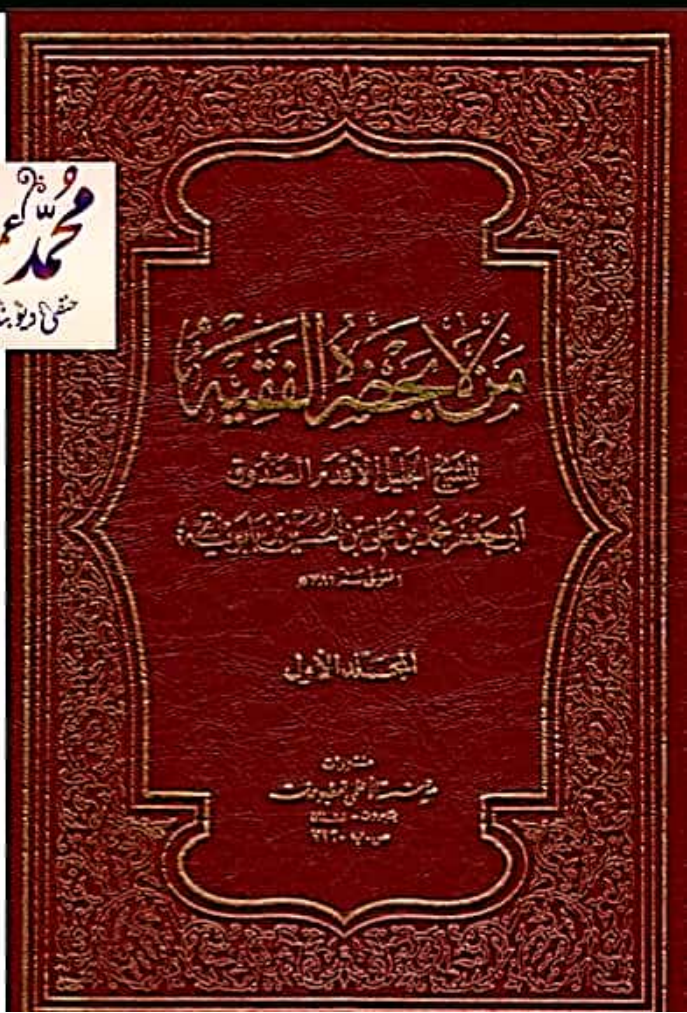

عليه السّلام أنّه « حكى لهما الأذان فقال : الله أكبر ، الله أكبر ، الله أكبر ، الله أكبر ، أشهد أن لا إله إلاّ الله ، أشهد أن لا إله إلاّ الله ، أشهد أنّ محمّداً رسول الله ، أشهد أنّ محمّداً رسول الله ، حيّ على الصلاة حيّ على الصلاة ، حيّ على الفلاح ، حيّ على الفلاح ، حيّ على خير العمل ، حيّ على خير العمل ، الله أكبر ، الله أكبر ، لا إله إلاّ الله ، لا إله إلاّ الله ، والإقامة كذلك » .

ولا بأس أن يقال في صلاة الغداة على أثر حيّ على خير العمل « الصلاة خيرٌ من النوم » مرّتين للتقيّة .

وقال مصنّف هذا الكتاب ـ رحمه الله ـ : هذا هو الأذان الصحيح لا يزاد فيه ولا ينقص منه ، والمفوّضة[1] لعنهم الله قد وضعوا أخباراً وزادوا في الأذان « محمدٌ وآل محمّد خير البريّة » مرّتين ، وفي بعض رواياتهم بعد أشهد أن محمداً رسول الله « أشهد أنّ علياً وليُّ الله » مرّتين ، ومنهم من روى بدل ذلك « أشهد أنّ عليّاً أمير المؤمنين حقّاً » مرّتين ولا شكّ في أنّ علياً وليُّ الله وأنّه أمير المؤمنين حقّاً وأنّ محمّداً وآله صلوات الله عليهم خير البريّة ، ولكن ليس ذلك في أصل الأذان ، وإنّما ذكرت ذلك ليعرف بهذه الزّيادة المتّهمون بالتفويض ، المدلّسون أنفسهم في جملتنا[2] .

٨٩٨ ـ وقال الصادق عليه السّلام في المؤذّنين : « إنّهم الأمناء » .

٨٩٩ ـ وقال عليه السّلام : « صلّ الجمعة بأذان هؤلاء فإنّهم أشدّ شيء مواظبة على الوقت » .

زرارہ اور فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر(رضی اللہ تعالی عنہ)نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے اور بیت المعمور پر پہنچے تو نماز کا وقت ہو گیا. پس جبرائیل علیہ السلام نے اذان اور اقامت کہی. پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور فرشتے اور انبیاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بستہ ہو گئے. ہم نے پوچھا کہ جبرائیل علیہ السلام نے کیسے اذان دی تو امام(رضی اللہ تعالی عنہ)نے فرمایا

کتاب الرابعۃ تھذیب الاحکام الشیخ الطوسي الجزء ۲ الصفحہ ۶۵/۶۴

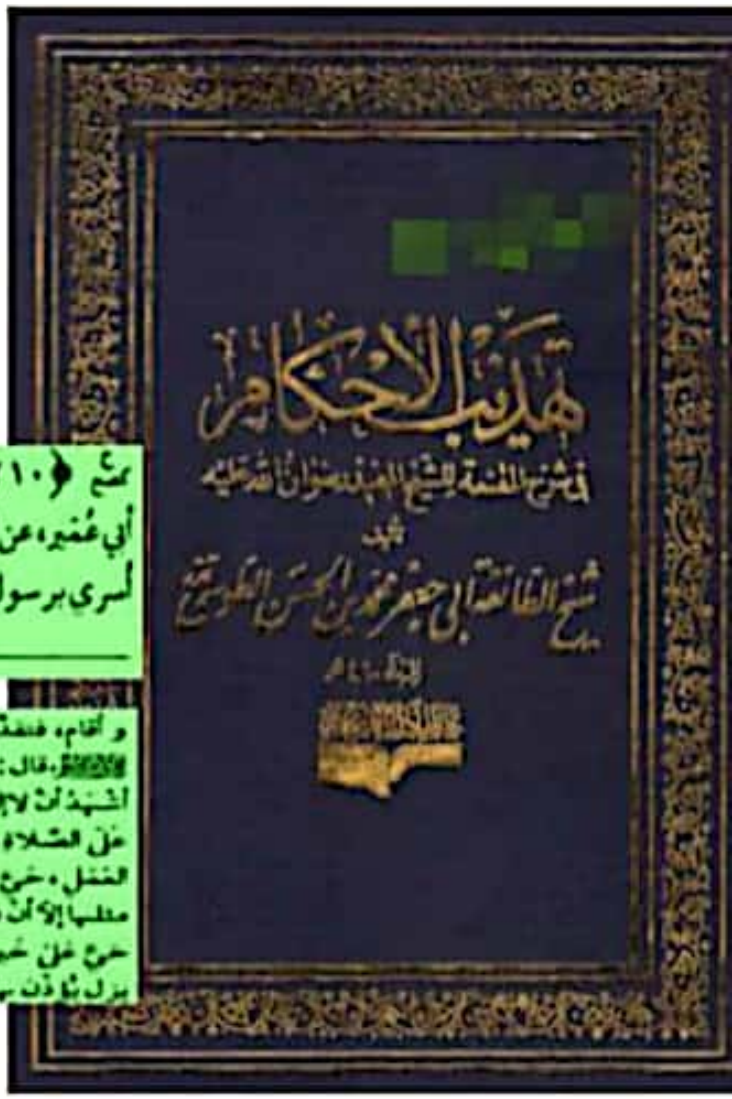

٦٥ أصول الأذان والإقامة

و أقام، فتقدم رسول الله ﷺ و صف الملائكة و النبيون خلف رسول الله ﷺ، قال: فقلنا له: كيف أذن؟ فقال: «الله أكبر، الله أكبر، أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن محمداً رسول الله، أشهد أن محمداً رسول الله، حي على الصلاة، حي على الصلاة، حي على الفلاح، حي على الفلاح، حي على خير العمل، حي على خير العمل، الله أكبر، الله أكبر، لا إله إلا الله». والإقامة مثلها إلا أن فيها: «قد قامت الصلاة، قد قامت الصلاة» بين حي على خير العمل، حي على خير العمل، و بين الله أكبر الله أكبر، فأمر بها رسول الله ﷺ بلالاً، فلم يزل يؤذن بها حتى قبض الله رسوله ﷺ».

﴿٢١١﴾ ١ ـ وعنه، عن أحمد بن الحسن، عن فضالة عن سيف بن عميرة،

﴿٢١٠﴾ ٣ ـ محمد بن علي بن محبوب، عن علي بن السندي، عن ابن ـ أبي عمير، عن ابن أذينة، عن زرارة، والفضيل بن يسار، عن أبي جعفر ﷺ «قال: لما أسري برسول الله ﷺ فبلغ البيت المعمور حضرت الصلاة فأذن جبرئيل ﷺ،

و أقام، فتقدم رسول الله ﷺ و صف الملائكة و النبيون خلف رسول الله ﷺ، قال: فقلنا له: كيف أذن؟ فقال: «الله أكبر، الله أكبر، أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن محمداً رسول الله، أشهد أن محمداً رسول الله، حي على الصلاة، حي على الصلاة، حي على الفلاح، حي على الفلاح، حي على خير العمل، حي على خير العمل، الله أكبر، الله أكبر، لا إله إلا الله». والإقامة مثلها إلا أن فيها: «قد قامت الصلاة، قد قامت الصلاة» بين حي على خير العمل، حي على خير العمل، و بين الله أكبر الله أكبر، فأمر بها رسول الله ﷺ بلالاً، فلم يزل يؤذن بها حتى قبض الله رسوله ﷺ».

١ ـ رواه الصدوق ـ رحمه الله ـ في الفقيه بهذا الاسناد والمتن.

شیعہ شیخ قمی نے ان پر لعنت بھیجی ہے جنھوں نے اذان میں علی ولی اللہ کا اضافہ کیا

اور اس کتاب کے مصنف نے کہا یعنی شیخ قمی نے : اور یہ ہے صحیح اذان نہ تو اس میں زیادتی ہے اور نہ کمی، لیکن **مفوضہ پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے اذان میں ان الفاظ کی دو دفعہ زیادتی کی محمد وآل محمد خیر البریۃ** اور بعض روایتوں میں **اشہد ان محمد ارسول اللہ** کے بعد دو دفعہ **اشہد ان علیا ولی اللہ** کا اضافہ کیا اور اس کے علاوہ بعض نے روایت کی جس میں دو دفعہ **اشہد ان علیا امیر المؤمنین حقا** ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ علی اللہ کے ولی ہیں اور وہ امیر المومنین ہیں، اور محمد اور آل محمد ﷺ خیر البریہ ہیں،

لیکن اصل میں یہ الفاظ اذان میں نہیں

من لا یحضرہ الفقیہ - الشیخ الصدوق - ج ۱ - الصفحہ ۲۹۰

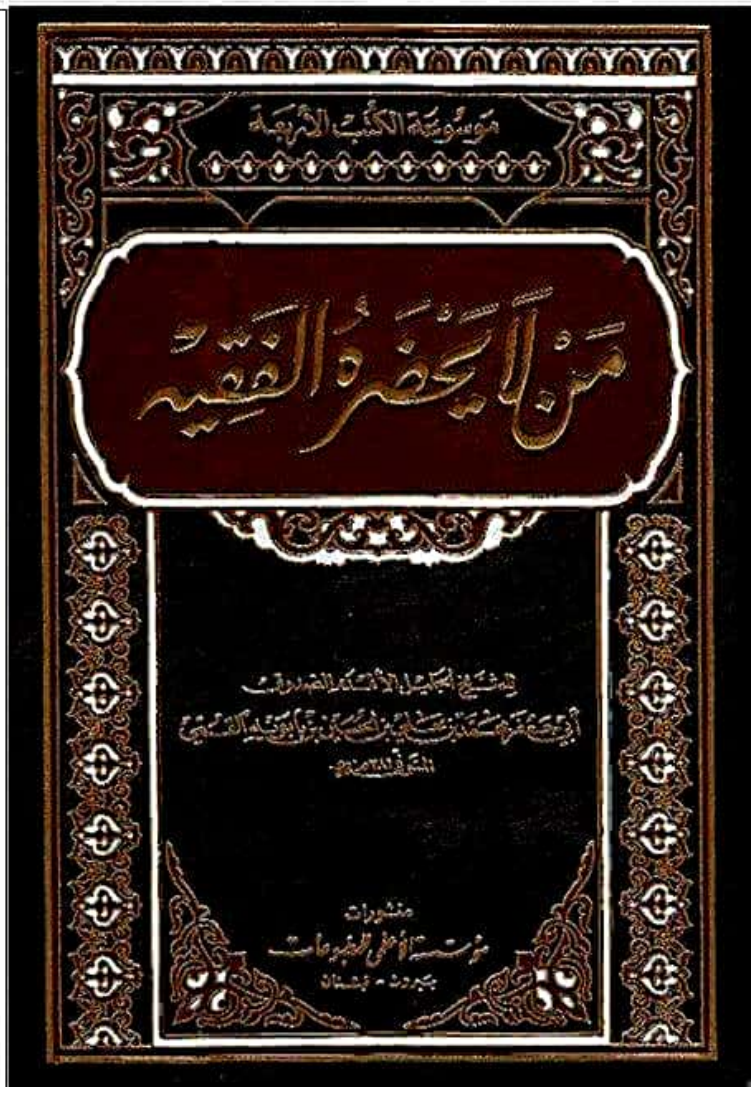

أنه " حكى لهما الاذان فقال: الله أكبر، الله أكبر، الله أكبر أكبر، أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن محمدا رسول الله، أشهد أن محمدا رسول الله، حي على الصلاة، حي على الصلاة، حي على الفلاح، حي على الفلاح، حي على خير العمل، حي على خير العمل، الله أكبر، الله أكبر، لا إله إلا الله، لا إله إلا الله، والإقامة كذلك " (1).

ولا بأس أن يقال في صلاة الغداة على أثر حي على خير العمل " الصلاة خير من النوم " مرتين للتقية.

وقال مصنف هذا الكتاب رحمه الله: هذا هو الاذان الصحيح لا يزاد فيه ولا ينقص منه، والمفوضة لعنهم الله قد وضعوا أخبارا وزادوا في الاذان " محمد وآل محمد خير البرية " مرتين، وفي بعض رواياتهم بعد أشهد أن محمدا رسول الله " أشهد أن عليا ولي الله " مرتين، ومنهم من روى بدل ذلك " أشهد أن عليا أمير المؤمنين حقا " مرتين ولا شك في أن عليا ولي الله وأنه أمير المؤمنين حقا وأن محمدا وآله صلوات الله عليهم خير البرية، ولكن ليس ذلك في أصل الاذان، وإنما ذكرت ذلك ليعرف بهذه

---

(1) وقال المولى المجلسي - رحمه الله -: " هذا الخبر وإن كان في الاذان موافقا للمشهور الا أنه في الإقامة خلاف المشهور ". وقال الفاضل التفرشي: " لعل مراد الإمام عليه السلام بيان أصول الكلمات التي أتى بها جبرئيل وما قالت الملائكة عند ذلك وأما تكرار الله أكبر فللإشارة إلى أنه يتكرر غير مرة ويحتمل أن يكون الاذان كذلك أولا ثم زاد ". وقال سلطان العلماء:
ظاهر الخبر مساواة الأذان والإقامة في الفصول الا انه لا شك في أن " قد قامت الصلاة " جزء للإقامة فلعل المراد أنه كذلك في باقي الفصول عمرها وتركها لظهور حزئيتها وبعد ذلك ينبغي أن يحمل على أن المراد التشبيه في النوع دون عددها.
(2) المفوضة: فرقة قالت بان الله خلق محمدا صلى الله عليه وآله وفوض إليه خلق الدنيا فهو خلق الخلائق. وقيل: بل فوض ذلك إلى علي عليه السلام. وهم غير الذين يقولون بتفويض اعمال العباد إليهم كالمعتزلة وأضرابهم.

شیعہ کی معتبر کتاب وسائل شیعہ اردو۔ میں شیعہ اذان ملاحظہ فرمائیں

نرت جعفر صادقؑ نے جو اذان دی تھی اس میں بھی علی ولی اللہ کا ذکر نہیں

یا اللہ مدد
BUKHARI PUBLICATION

دو بار ہے اور اقامت بھی دو دو بار۔ (الفروع الجلد الثالث والاستبصار)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا؟ فرمایا کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَشْھَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ۔ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ (الجزء الثالث والاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں (چونکہ اس حدیث میں ابتداء اذان میں دو بار اللہ اکبر ذکر ہے اس کی تاویل کرتے ہوئے) حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ چونکہ سائل کو یہ تو معلوم تھا کہ اذان کی ابتداء میں تکبیر چار مرتبہ ہے اس لئے امام نے صرف تکملہ کا طریقہ سمجھاتے ہوئے دو بار کہنا کیا ہے مگر دوسرے علماء نے اسے (دو بار کہنے کو) کنایہ پر محمول کیا ہے اور باقی (چار بار تکبیر کہنے والی) حدیثوں کو افضلیت پر محمول کیا ہے۔ اسی لئے اسی پر شیعہ کا عمل ہے۔

۶۔ معلی بن خنیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو اذان دیتے ہوئے سنا جو یوں دے رہے تھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَشْھَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ۔ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ (الجزء الثالث والاستبصار)

۷۔ معاویہ بن وہب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا اذان میں دو دو بار ہے۔ اور اقامت ایک ایک بار ہے۔ (ایضاً)

۸۔ زرارہ اور فضیل بن یسار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج (عالم بالا میں) بلایا گیا اور آپ بیت المعمور کے سامنے پہنچے تو نماز کا وقت داخل ہو گیا۔ تو جبرئیل نے اذان و اقامت کہی اور آنحضرتؐ نے آگے بڑھ کر جبکہ ملائکہ اور انبیاء آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے (نماز پڑھائی)۔ ہم نے عرض کیا کہ جبرئیل نے کس طرح اذان دی تھی؟ فرمایا یوں دی تھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَشْھَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ۔ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ لَا اِلٰہَ

گروہ مفوضہ کے گمراہ اور لعنتی ہونے پر ائمہ اہل بیتؑ کا اتفاق

امام رضاؑ سے روایت کیا گیا ہے کہ حد سے بڑھنے والے شیعہ اور مفوضہ نامی فرقہ کی آپ نے مزمت کی اور ان کو کافر اور گمراہ بھی کہا اور ان سے کامل بیزاری کا بھی اظہار کیا صرف اس گروہ کے متعلق ہی امام موصوف کے یہ خیالات نہ تھے بلکہ ہر اس شخص کے بارے میں آپ کا یہی خیال تھا جس نے ان سے دوستی رکھی اور امور ولایت ان کے سپرد کیے آپ نے وہ وجہ بھی بیان فرمائی کہ جس کی بنا پر آپ نے ان کی اس قسم کے الفاظ سے مذمت کی یعنی اس گروہ کے وہی فاسد عقیدے اور باطل نظریات جن کا ذکر پہلے ہو چکا

احتجاج طبرسی جلد دوم ص ۱۹۹

وقد روي عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام من ذمّ الغلاة والمفوّضة وتكفيرهم ، وتضليلهم والبراءة منهم ومن والاهم ، وذكر علّة ما دعاهم إلى ذلك الإعتقاد الفاسد الباطل ، ما قد تقدّم ذكر طرف منه في هذا الكتاب .

وكذلك روي عن آبائه وأبنائه عليهم السلام في حقّهم والأمر بلعنهم ، والبراءة منهم ، وإشاعة حالهم ، والكشف عن سوء اعتقادهم ؛ كي لا يغترّ بمقالتهم ضعفاء الشيعة ، ولا يعتقد من خالف هذه الطائفة أنّ الشيعة الإماميّة بأسرهم على ذلك ، نعوذ منه ومن من اعتقده وذهب إليه ، فممّا ذكره

قال عليه السلام : «صدقوا ، الأبدال هم : الأوصياء ؛ جعلهم الله في الأرض بدل الأنبياء ؛ إذا رفع الأنبياء وختمهم بمحمّد صلى الله عليه وآله» .

وقد روي عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام من ذمّ الغلاة والمفوّضة وتكفيرهم ، وتضليلهم والبراءة منهم ومن والاهم ، وذكر علّة ما دعاهم إلى ذلك الإعتقاد الفاسد الباطل ، ما قد تقدّم ذكر طرف منه في هذا الكتاب .

وكذلك روي عن آبائه وأبنائه عليهم السلام في حقّهم والأمر بلعنهم ، والبراءة منهم ، وإشاعة حالهم ، والكشف عن سوء اعتقادهم ؛ كي لا يغترّ بمقالتهم ضعفاء الشيعة ، ولا يعتقد من خالف هذه الطائفة أنّ الشيعة الإماميّة بأسرهم على ذلك ، نعوذ منه ومن من اعتقده وذهب إليه ، فممّا ذكره

الرّضا عليه السلام عن علّة وجه خطأهم وضلالهم عن الدّين القيّم ، ما رويناه بالإسناد الّذي تقدّم ذكره عن أبي محمّد الحسن العسكري ، أنّ الرّضا عليه السّلام والصّلوات والتحيّات قال :

«إنّ هؤلاء الضّلّال الكفرة ما أتوا إلّا من قبل جهلهم بمقدار أنفسهم ، حتّى اشتدّ إعجابهم بها ، وكثرة تعظيمهم لما يكون منها ، فاستبدّوا بآرائهم الفاسدة ، واقتصروا على عقولهم السلوك بها غير سبيل الواجب ، حتّى استصغروا قدر الله ، واحتقروا أمره ، وتهاونوا بعظيم شأنه ، إذ لم يعلموا أنّه القادر بنفسه الغنيّ بذاته ، الّذي ليست قدرته مستعارة ولا غناه مستفاداً ، والّذي من شاء أفقره ومن شاء أغناه ، ومن شاء أعجزه بعد القدرة ، وأفقره بعد الغنى ، فنظروا إلى عبد قد اختصّه الله بقدرة لبيّن بها فضله عنده ، وآثره بكرامته ليوجب بها حجّته على خلقه ، وليجعل ما آتاه من ذلك

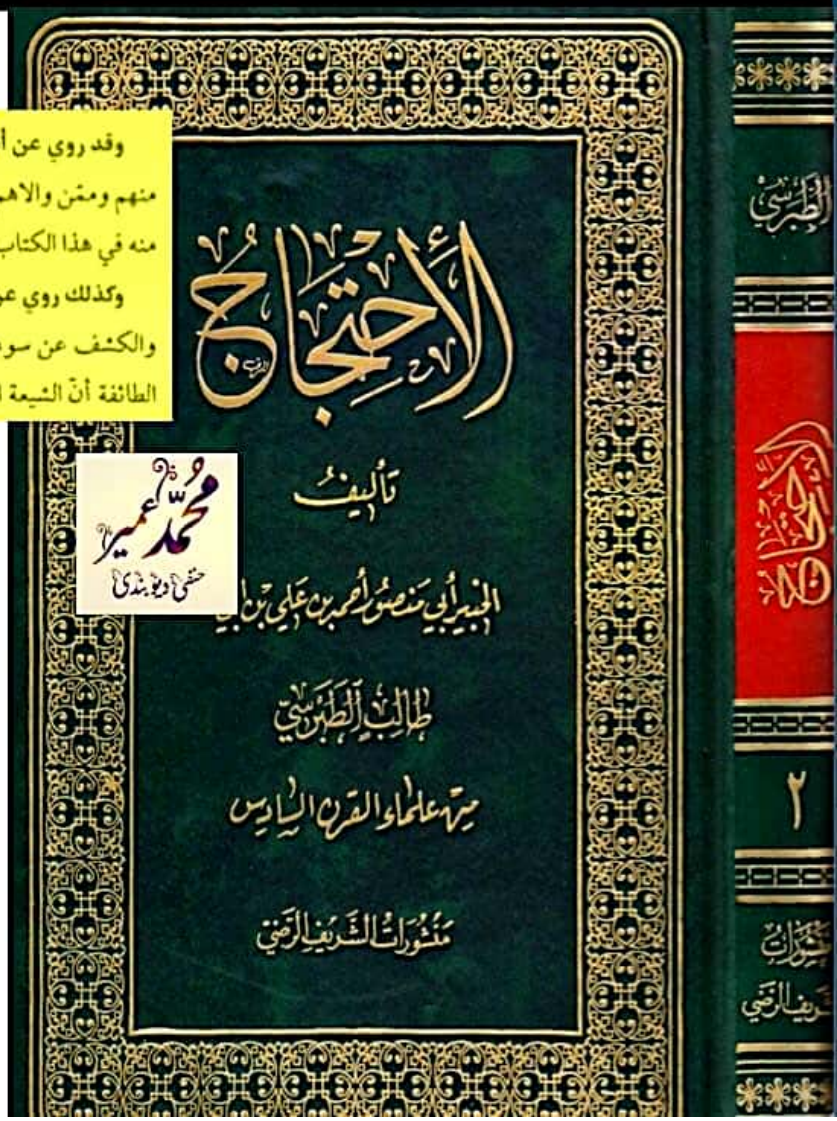

ائمہ اہل بیتؑ کی اذان بھی اہل سنت والی تھی

جناب موسی بن جعفرؑ اپنے آباؤ اجداد کے ذریعہ سے حضرت علیؑ سے اذان کی تفسیر میں حدیث بیان کرتے ہیں ہوئے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں

اللہ اکبر چار۔ مرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ۔ اشہد ان محمد رسول اللہ دو مرتبہ۔ حی علی الصلوۃ دو مرتبہ۔ حی علی الفلاح دو مرتبہ۔ اللہ اکبر دو مرتبہ۔ اور ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ

وسائل الشیعہ جلد ۵ ص ۴۲۱، ۴۲۰

[٦٩٧٩] ١٨ ـ وفي (معاني الأخبار) وكتاب (التوحيد) : عن أحمد بن محمّد الحاكم المقري ، عن محمّد بن جعفر الجرجاني ، عن محمّد بن الحسن الموصلي ، عن محمّد بن عاصم الطريفي ، عن عباش بن يزيد[1] ، عن أبيه يزيد بن الحسن ، عن موسى بن جعفر ، عن آبائه ، عن علي (عليهم السلام) ـ في

(٦) في المصدر : آخر الحرف من هذين الحرفين .

١٦ ـ علل الشرائع : ٣٦٨/ ٤ ـ الباب ٨٩ .

١٧ ـ علل الشرائع : ٦/ ١ ـ الباب ٧ ، أورده أيضاً في الحديث ٤ من الباب ٣١ من هذه الأبواب .

١٨ ـ معاني الأخبار : ٣٨ ، والتوحيد : ٢٣٨ .

(١) في المصدر : عباس بن يزيد بن الحسن الكحال مولى زيد بن علي، وقد ورد في كتب

حديث تفسير الأذان ـ أنّه قال فيه : الله أكبر ، الله أكبر ، الله أكبر ، الله أكبر ، أشهد أن لا إله إلاّ الله ، أشهد أن لا إله إلاّ الله ، أشهد أنّ محمّداً رسول الله (صلّى الله عليه وآله) ، أشهد أن محمّداً رسول الله (صلّى الله عليه وآله) ، حيّ على الصلاة ، حيّ على الصلاة ، حيّ على الفلاح ، حيّ على الفلاح ، الله أكبر ، الله أكبر ، لا إله إلاّ الله ، لا إله إلاّ الله .

حديث تفسير الأذان ـ أنّه قال فيه : الله أكبر ، الله أكبر ، الله أكبر ، الله أكبر ، أشهد أن لا إله إلاّ الله ، أشهد أن لا إله إلاّ الله ، أشهد أنّ محمّداً رسول الله (صلّى الله عليه وآله) ، أشهد أن محمّداً رسول الله (صلّى الله عليه وآله) ، حيّ على الصلاة ، حيّ على الصلاة ، حيّ على الفلاح ، حيّ على الفلاح ، الله أكبر ، الله أكبر ، لا إله إلاّ الله ، لا إله إلاّ الله .

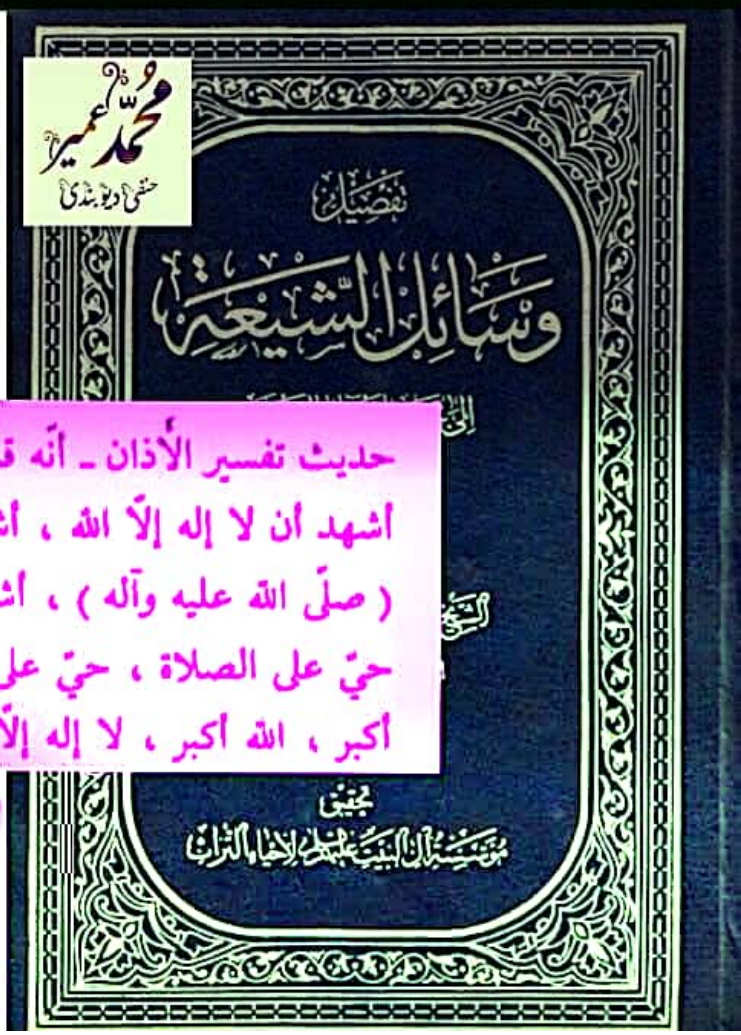

شیعہ اذان

شیعہ اصول اربعہ کی معتبر کتاب الاستبصار میں جو اذان حضرت امام جعفر صادقؒ نے سکھائی اور بتائی ہے

آج کے شیعہ نعرہ تو فقہ جعفریہ کا لگاتے ہیں لیکن اذان امام جعفر صادقؒ والی کیوں نہیں دیتے۔

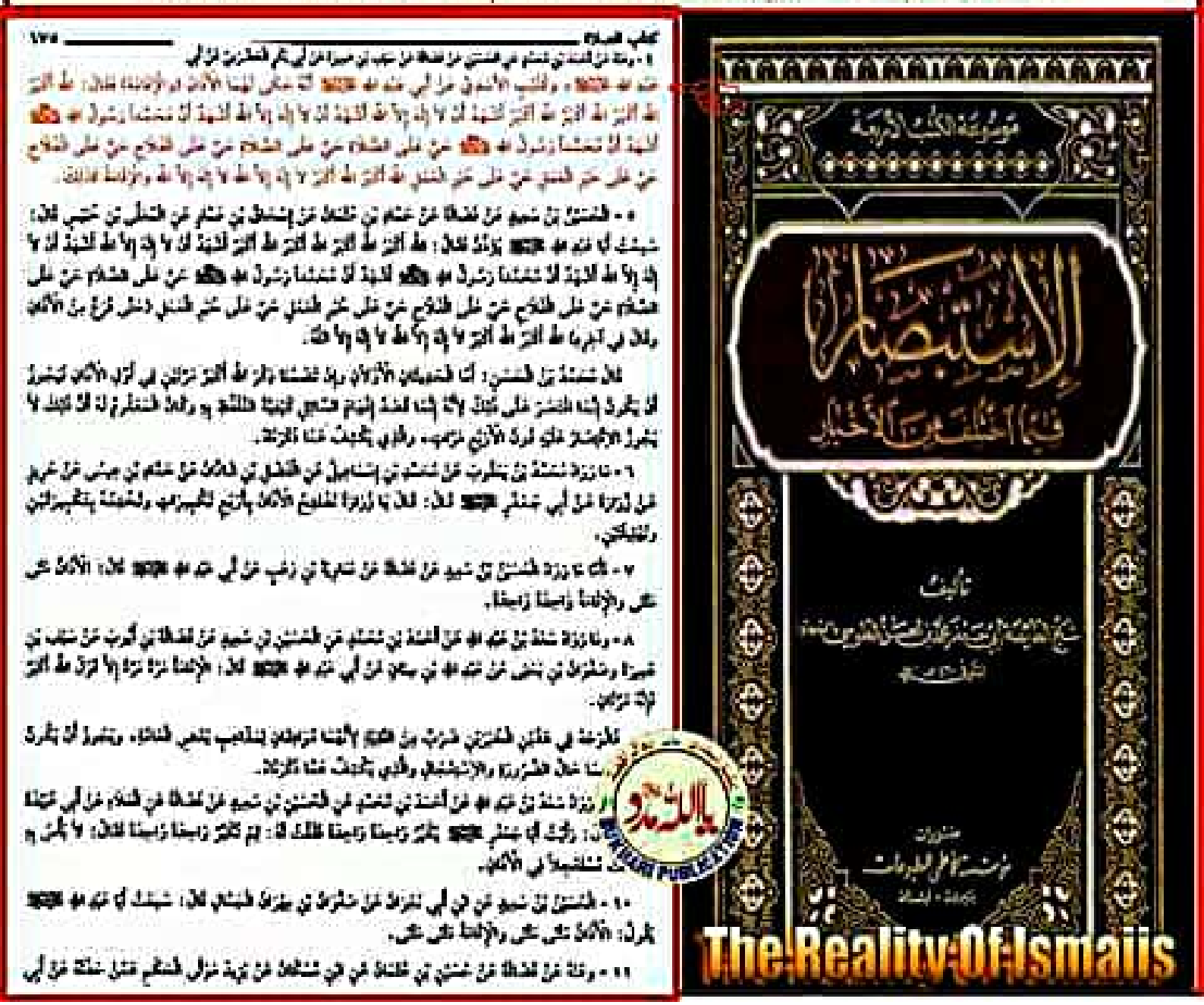

امام باقرؑ اذان کے بارے میں فرماتے ہیں

علي بن إبراهيم، عن محمد بن عيسى بن عبيد، عن يونس، عن أبان بن عثمان عن إسماعيل الجعفي قال سمعت: أبا جعفر (عليه السلام) يقول: الأذان والإقامة خمسة و ثلاثون حرفا فعد ذلك بيده واحدا واحدا الاذان ثمانية عشر حرفا والإقامة سبعة عشر حرفا

فرمایا امام محمد باقرؑ نے اذان و اقامت میں ۳۵ حرف ہیں اور آپ نے اپنے ہاتھ پر شمار کیا اور فرمایا اذان میں اٹھارہ کلمات ہیں اور اقامت میں سترہ

کتاب الروضۃ الکافی الشیخ الکلینی الجزء ۳ الصفحہ ۱۷۰

۳ - عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ خَمْسَةٌ وَثَلَاثُونَ حَرْفاً فَعَدَّ ذَلِكَ بِيَدِهِ وَاحِداً وَاحِداً الْأَذَانُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ حَرْفاً وَالْإِقَامَةُ سَبْعَةَ عَشَرَ حَرْفاً.

اذان کے مشہور تر قول پر اٹھارہ کلمے ہیں تکبیر چار بار اور گواہی توحید کی پھر رسالت کی پھر حي على الصلاة پھر حي على الفلاح پھر حي على خير العمل اور اس کے بعد للہ اکبر پھر لا إله إلاّ الله ہر کلمہ دو بار

کتاب الرافضۃ شرائع الإسلام المحقق الحلي ج ۱ الصفحہ ۶۰

٦٠ ـــــ كتاب الصلاة ـــــ شرائع الإسلام

الأذان ، مستقبلاً صلاته ما لم يركع[٢٠٠]. وفيه رواية أخرى[٢٠١]. ويسقط الأخيرة من بيت الغائط ، إذا لم يوجد من يطرح له[٢٠٢].

الثالث في كلمة الأذان : ولا يؤذن إلا بعد دخول الوقت ، وقد رُخّص لقد يمه على الصبح[٢٠٣] لكن يستحب إعادته بعد طلوعه .

والأذان على الأشهر ثمانية عشر فصلاً : التكبير أربع ، والشهادة بالتوحيد ، ثم بالرسالة ، ثم يقول : حيّ على الصلاة ، ثم حيّ على الفلاح ثم حيّ على خير العمل ، والتكبير بعده ، ثم التهليل . كل فصل مرّتان .

والإقامة مثنى مثنى ، وزاد فيها قد قامت الصلاة مرّتين ، ويسقط من التهليل في آخرها مرة واحدة[٢٠٤]

والأذان على الأشهر ثمانية عشر فصلاً : التكبير أربع ، والشهادة بالتوحيد ، ثم بالرسالة ، ثم يقول : حيّ على الصلاة ، ثم حيّ على الفلاح ثم حيّ على خير العمل ، والتكبير بعده ، ثم التهليل . كل فصل مرّتان .

٢٠٠ ـ يستحب قول أشهد أن عليا ولي الله بعد الشهادة بالرسالة . وقد سقط في القديم صلاة وقتين من الأصل فصاعداً وصبياً . خلافاً لمن أجاز للصبي ﷺ في سن التمييز من مطلق النوافل في الاصباح إذا طاق أصلاه ، لما روى عن رسول الله ﷺ أنه قال : مروا صبيانكم إذا عقلوا الصلاة بخمس سنين واضربوهم عليها لعشر سنين ، وروى أن رسول الله ﷺ أمر بلالاً أن يأمر الصبيان بالصلاة قبل البالغين بساعة ، ولأن الصبي ﷺ مندوب إلى فعل الصلاة ، وقد روى عن علي ﷺ أنه قال : علمت الصبي ﷺ الصلاة وهو ابن ست سنين ، وروى عن النبي ﷺ أنه قال : مروا صبيانكم بالصلاة إذا بلغوا سبعاً ، وروى أن رسول الله ﷺ أمر بالصبي أن يصلي إلى جنب أبيه قائماً إذا كان يحسن القيام ، وإلى جنب أمه قاعداً إذا كان لا يحسن القيام

وأما ما روي في شواذ الأخبار من قول: " أشهد أن عليا ولي الله وآل محمد خير البرية " فمما لا يعمل عليه في الأذان والإقامة. فمن عمل بها كان مخطئا

أشهد أن عليا ولي الله اور آل محمد خير البرية کہنے کے بارے میں کچھ عجیب روایات ہیں تم اذان اور اقامت میں ایسا نہیں کرنا اور جو شخص ایسا کرے گا وہ غلطی پر ہے

کتاب الرافضۃ النہایۃ الشیخ الطوسي الصفحہ ٦٩

الله ، مرّةً أخرى في آخر الإقامة . ومن رَوَى اثنين وأربعين فصلاً ، فانه يجعَلُ في آخر الأذان التكبيرَ أربعَ مرّات ، وفي أوّل الاقامة أربعَ مرات ، وفي آخرها أيضاً مثلَ ذلك أربعَ مرّات ، ويقولُ : « لا إلهَ إلّا الله » مرّتين في آخر الإقامة . فان عَمِلَ عاملٌ على إحدى هذه الرّوايات ، لم يكن مأثوماً .

وأمّا ما رُوِيَ في شواذِّ الأخبارِ من قول : « أشهدُ انّ عليّاً وليُّ الله وآلُ محمّدٍ خيرُ البريّة » فممّا لا يُعْمَلُ عليه في الأذان والإقامة . فمن عَمِلَ بها كان مُخْطئاً .

وأمّا ما رُوِيَ في شواذِّ الأخبارِ من قول : « أشهدُ انّ عليّاً وليُّ الله وآلُ محمّدٍ خيرُ البريّة » فممّا لا يُعْمَلُ عليه في الأذان والإقامة . فمن عَمِلَ بها كان مُخْطئاً .

فيها من الفرائض والسنن

إذا أردتَ الدّخولَ إلى الصّلاة بعد دخولِ وقتها ، فَقُمْ مستقبلَ القبلة بخشوع وخضوع وأنتَ على طُهر ، ثم ارفعْ يديكَ بالتكبير حيالَ وجهكَ ، ولا تجاوزْ بهما طَرَفَيْ أُذُنَيْكَ ، ثم أرسِلْهُما على فَخِذَيْكَ حيالَ رُكْبَتَيْكَ ثم ارفَعْ يديكَ مرّةً أخرى بالتكبير ، وافعلْ كما فعلتَ في الأوّل ، ثم ارفعهما ثالثاً ، واصنعْ كما صنعتَ

شیعہ کے اصول اربعہ کی معتبر ترین کتاب من لایحضرہ الفقیہ کے مصنف

شیخ قمی نے اذان میں "علی ولی اللہ" کہنے والوں پر لعنت کی ہے

یا اللہ مدد
BUKHARI PUBLICATION

٨٩٧ ـ وروى أبو بكر الحضرميُّ ، وكليب الأسديُّ عن أبي عبد الله عليه السلام أنه ، حكى لهما الأذان فقال : الله أكبر ، الله أكبر ، الله أكبر ، الله أكبر ، أشهد أن لا إله إلاّ الله ، أشهد أن لا إله إلاّ الله ، أشهد أنّ محمداً رسول الله ، أشهد أنّ محمداً رسول الله ، حيّ على الصلاة حيّ على الصلاة ، حيّ على الفلاح ، حيّ على الفلاح ، حيّ على خير العمل ، حيّ على خير العمل ، الله أكبر ، الله أكبر ، لا إله إلاّ الله ، والإقامة كذلك ، .

ولا بأس أن يقال في صلاة الغداة على أثر حيّ على خير العمل ، الصلاة خيرٌ من النوم ، مرّتين للتقيّة .

وقال مصنّف هذا الكتاب ـ رحمه الله ـ : هذا هو الأذان الصحيح لا يزاد فيه ولا ينقص منه . والمفوّضة[1] لعنهم الله قد وضعوا أخباراً وزادوا في الأذان ، محمدٌ وآل محمّد خير البريّة ، مرّتين ، وفي بعض رواياتهم بعد أشهد أن محمداً رسول الله ، أشهد أنّ علياً وليّ الله ، مرّتين ، ومنهم من روى بدل ذلك ، أشهد أنّ علياً أمير المؤمنين حقاً ، مرّتين ولا شكّ في أنّ علياً وليّ الله وأنه أمير المؤمنين حقاً وأنّ محمداً وآله صلوات الله عليهم خير البريّة ، ولكن ليس ذلك في أصل الأذان ، وإنّما ذكرت ذلك ليعرف بهذه الزيادة المتّهمون بالتفويض ، المدلّسون أنفسهم في جملتنا[2] .

٨٩٨ ـ وقال الصادق عليه السّلام في المؤذّنين : ، إنّهم الأمناء ، .

٨٩٩ ـ وقال عليه السّلام : ، صلّ الجمعة بأذان هؤلاء فإنّهم أشدّ شيء مواظبة على الوقت ، .

---

(١) المفوضة : فرقة ضالة قالت بأن الله خلق محمداً (ص) وفوض اليه خلق الدنيا فهو خلق المخلوقات . وقيل : بل فوض ذلك الى علي عليه السلام ، وهم غير الذين يقولون بتفويض اعمال العباد اليهم كالمعتزلة وأضرابهم .

(٢) ، المتهمون ، على البناء للفاعل أي المتهمون [illegible] أمور الخلق اليهم .

BUKHARI PUBLICATION

أنه ليس من فضيلة الأذان ولا كمال فصوله

به (شہادت ثلاثہ یعنی علیا ولي الله) اذان کی فضیلت میں سے نہیں ہے اور

اسے زیادہ کامل نہیں بناتا

کتاب الرافضۃ المبسوط الشیخ الطوسي ج ۱ الصفحۃ ۹۹

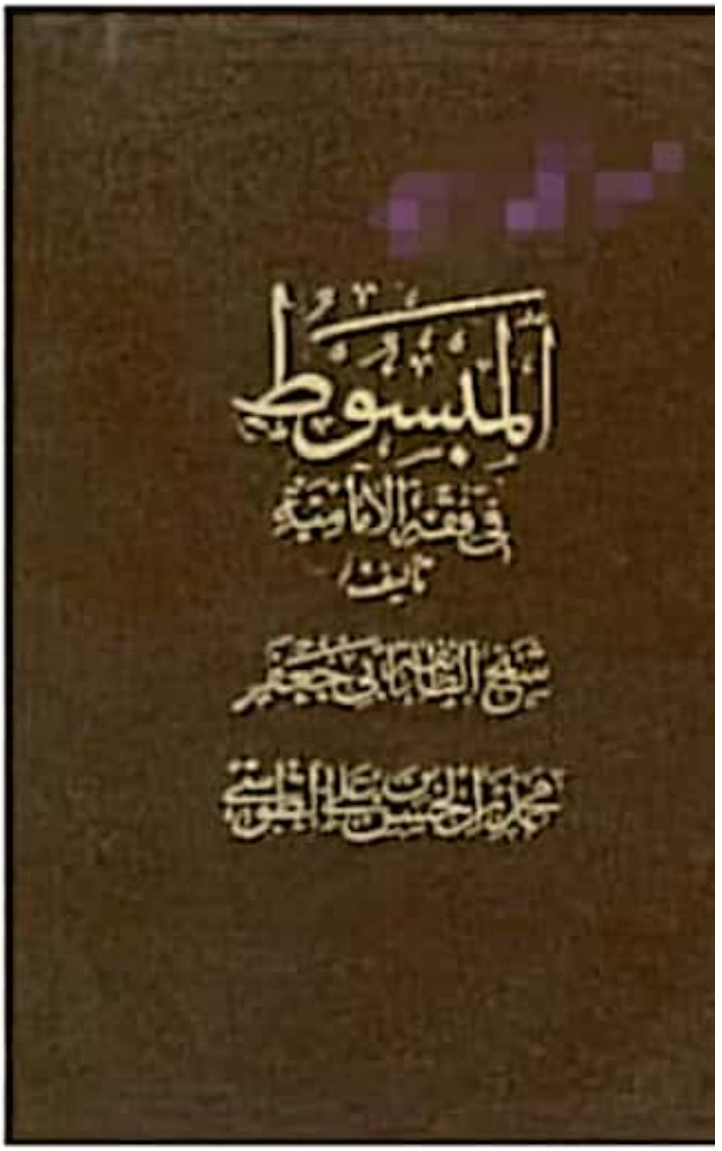

ج ۱ في ما يفارق حال الصلوة ۹۹

يملك المسبحة و لان الإمام ممن لا يقتدى به و حكينا أن المختار بالأذان و الإقامة
قاعدا حال الإقامة على التكبيرين . و على قول : قد قامت الصلوة . و روى أنه
يقول : حي على خير العمل بدلهن لأنه لم يفعل ذلك . و إنما قال المقيم : قد قامت
الصلوة قد مرّ الكلام على المخالفين إلا ما يتعلق بالصلوة من تقديم إمام أو صلوة
سنة . و يستحب رفع الصوت بالأذان في المنزل فإن ذلك يطرد الشيطان و الأعلام على ما
روى حتى [illegible]

و الأذان و الإقامة خمسة و ثلاثون حرفا فصلا : ثمانية عشر فصلا الأذان و سبعة
عشر فصلا الإقامة . فصول الأذان : أربع تكبيرات في أوله . و الإقرار بالتوحيد مرتين
و الإقرار بالنبي مرتين و الدعاء إلى الصلوة بمثلهن . و إلى الفلاح مرتين . و الدعاء إلى
خير العمل مرتين و تكبير هذه الفصول بمثلهن و فصول الإقامة مثل ذلك و بسقط في أوله
التكبير بمثلهن و يجمع فيها فتصير الصلوة مرة و يسقط الباقي مرة و لسبعة . و من أسمائها
من جعل فصول الإقامة مثل فصول الأذان . و زاد فيها قد قامت الصلوة مرتين [1] و منهم
من جعل في آخرها التكبير أربع مرات . و ذلك قول أحمد بن [illegible] علي الحسين و آل
محمد خير البرية على مذهبه في جواز الأحرف التي يجتمع عليه في الأذان و أن فضله
الإمام بأنه ليس أنه ليس من فضيلة الأذان و الكمال فصوله .

(فصل : فيما يفارق حال الصلوة)

ما يفارق حال الصلوة على الإقامة أفضل . أفضل . و كلماتها . و ورودها . و كل واحد
منها على مرتين : مثنى مثنى مفصولا . فالمفروض من الأفضل في أول ركعة فصلا عشر
فصلا القيام مع القدرة أفضل مع القيام . و التهيؤ . و تكبيرة الافتتاح الإحرام
بها إلى القراءة . و الركوع . و التسبيح فيه . و رفع الرأس منه . و السجود الأول
و التسبيح فيه . و رفع الرأس منه . و السجود الثاني و الذكر فيه . و رفع الرأس
منه و في الركعة الثانية أحد عشر فصلا لأنه يسقط تكبيرة الإحرام و تسبيحه الثاني . و

(1) كذا في الأصل و في الخلاف : مثنى مثنى في التكبير . مثنى مثنى الأذان المسبع . و في
المسبع يقول في الإقامة قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة . و منهم

روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرائیلؑ حضرت رسولؐ پر سیاہ قبا پہنے ہوئے اور پٹکے میں خنجر لگائے ہوئے نازل ہوئے تو آنحضرتؐ نے پوچھا اے جبرائیلؑ یہ کیسا لباس ہے انہوں نے کہا اے محمدؐ آپ کے چچا عباسؓ کی اولاد کا یہی لباس ہوگا آپ کی اولاد پر آپ کے چچا کی اولاد بڑا ستم کرے گی یہ سن کر آنحضرتؐ عباسؓ (اپنے چچا) کے پاس گئے اور فرمایا میری اولاد پر آپ کی اولاد بڑا ستم کرے گی انہوں نے کہا یا رسولؐ اللہ تو پھر آپ اجازت دیں میں اپنا آلہ تناسل کاٹ کر پھینک دوں آپؐ نے فرمایا نہیں

اب تو قلم قدرت نے یہی لکھ دیا ہے

من لا یحضرہ الفقیہ العلامۃ الشیخ الصدوق جلد اول صفحہ ۱۷۸

٧٦٨ ـ و « كان رسول الله «ص» يكره السواد إلاّ في ثلاثة : العمامة والخفّ والكساء » .

٧٦٩ ـ وروي « أنّه هبط جبرائيل عليه السلام على رسول الله «ص» في قباء أسود ومنطقة فيها خنجر ، فقال «ص» : يا جبرائيل ما هذا الزِّيُّ فقال : زيُّ ولد عمّك العبّاس يا محمّد ، ويل لولدك من ولد عمّك العبّاس ، فخرج النبيُّ «ص» الى العبّاس فقال : يا عمّ ويلٌ لولدي من ولدك ، فقال : يا رسول الله أفأجبُّ نفسي ؟ قال : جرى القلم بما فيه »[1] .

٧٦٩ ـ وروي « أنّه هبط جبرائيل عليه السلام على رسول الله «ص» في قباء أسود ومنطقة فيها خنجر ، فقال «ص» : يا جبرائيل ما هذا الزِّيُّ فقال : زيُّ ولد عمّك العبّاس يا محمّد ، ويل لولدك من ولد عمّك العبّاس ، فخرج النبيُّ «ص» الى العبّاس فقال : يا عمّ ويلٌ لولدي من ولدك ، فقال : يا رسول الله أفأجبُّ نفسي ؟ قال : جرى القلم بما فيه »[1] .

وانا اعلم أنّه لباس أهل النّار » .

٧٧٢ ـ وقال رسول الله «ص» : « لا يصلّي الرّجل وفي يده خاتم حديد » .

٧٧٣ ـ وقال عليه السلام : « ما طهّر الله يداً فيها حلقة حديد » .

٧٧٤ ـ وروى عمّار الساباطيّ عن ابي عبد الله عليه السلام « في الرّجل

(١) جبّ يجبّ ـ بشد الباء الموحدة ـ أي قطع ، والجبّ : القطع

(٢) المغيرة البلد القديم بظهر الكوفة كان بسكنه النعمان بن المنذر وهي عامرة المنذر : بلدان بنواحي خوزستان . والمدطر ـ كمنبر ـ : ما يلبس في المطر يتوقى به منه .

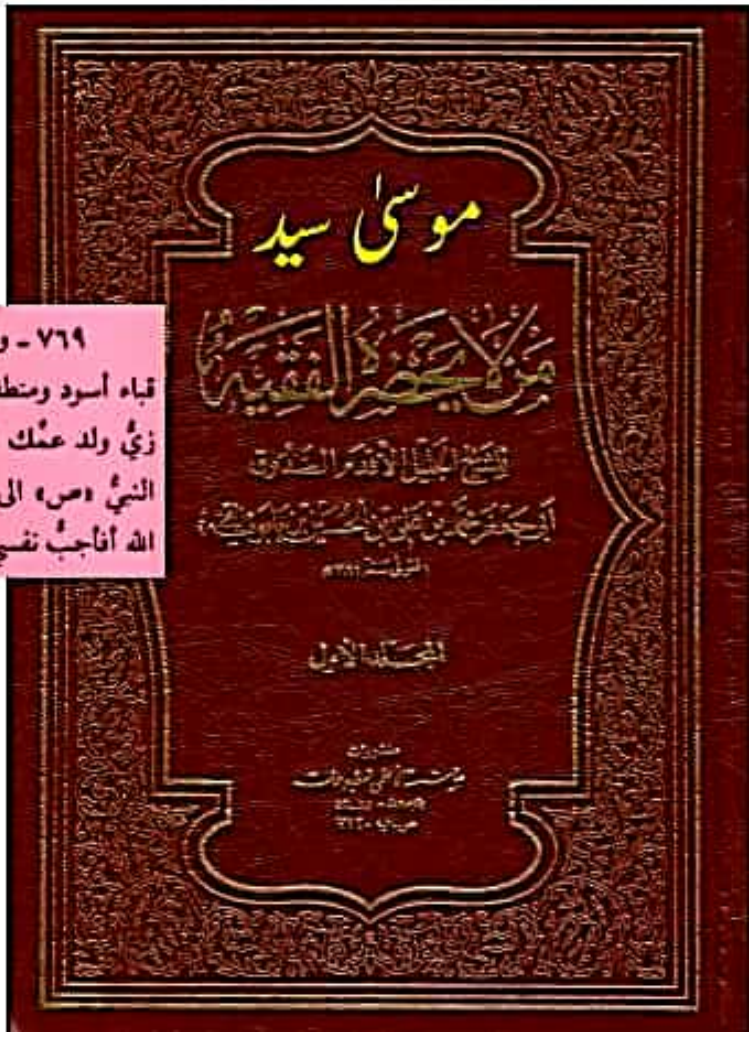

مفوضہ نامی گروہ کا مختصر تعارف

مفوضہ ایک گمراہ فرقہ ہے اس کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی نے صرف حضرت محمدؐ کو پیدا کیا اس کے بعد دنیا کی پیدائش کا معاملہ اللہ تعالی نے حضورؐ کے سپرد کر دیا لہذا آپ ہی بہت زیادہ پیدا کرنے والے ہوئے اور ان عقائد میں یہ بھی عقیدہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی نے پیدائش کا معاملہ حضورؐ کو نہیں بلکہ حضرت علیؓ کے سپرد کر دیا

حاشیہ من لایحضرہ الفقیہ جلد اول ص ۲۰۳

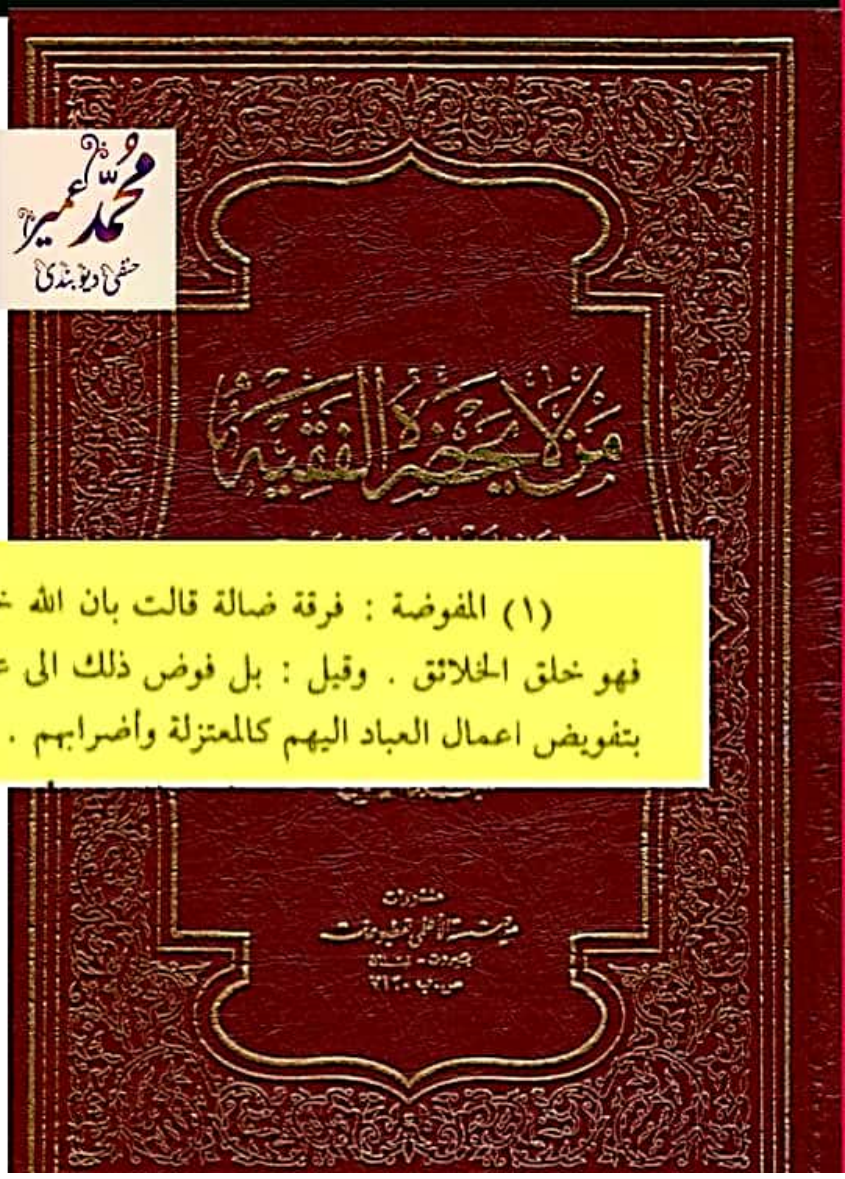

علیه السّلام أنّه « حكى لهما الأذان فقال : الله أكبر ، الله أكبر ، الله أكبر ، الله أكبر ، أشهد أن لا إله إلاّ الله ، أشهد أن لا إله إلاّ الله ، أشهد أنّ محمّداً رسول الله ، أشهد أنّ محمّداً رسول الله ، حيّ على الصلاة حيّ على الصلاة ، حيّ على الفلاح ، حيّ على الفلاح ، حيّ على خير العمل ، حيّ على خير العمل ، الله أكبر ، الله أكبر ، لا إله إلاّ الله ، لا إله إلاّ الله ، والإقامة كذلك » .

ولا بأس أن يقال في صلاة الغداة على أثر حيّ على خير العمل « الصلاة خيرٌ من النوم » مرّتين للتقيّة .

وقال مصنّف هذا الكتاب ـ رحمه الله ـ : هذا هو الأذان الصحيح لا يزاد فيه ولا ينقص منه ، والمفوّضة(١) لعنهم الله قد وضعوا أخباراً وزادوا في الاذان « محمدٌ وآل محمّد خير البريّة » مرّتين ، وفي بعض رواياتهم بعد أشهد

٨٩٩ ـ وقال عليه السّلام : « صلّ الجمعة بأذان هؤلاء فإنهم أشدّ شيء مواظبة على الوقت » .

(١) المفوضة : فرقة ضالة قالت بان الله خلق محمداً (ص) وفوض اليه خلق الدنيا فهو خلق الخلائق . وقيل : بل فوض ذلك الى علي عليه السلام ، وهم غير الذين يقولون بتفويض اعمال العباد اليهم كالمعتزلة وأضرابهم .

(٢) « المتهمون » على البناء للفاعل أي المتهمون على الأئمة عليهم السلام بتفويض أمور الخلق اليهم .

اہل سنت کی معتبر کتب احادیث صحاح ستہ سے "الصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کا ثبوت

نبی اکرم ﷺ نے مکہ کے مؤذن حضرت ابو محذورہ کو "الصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" والی اذان سکھائی۔

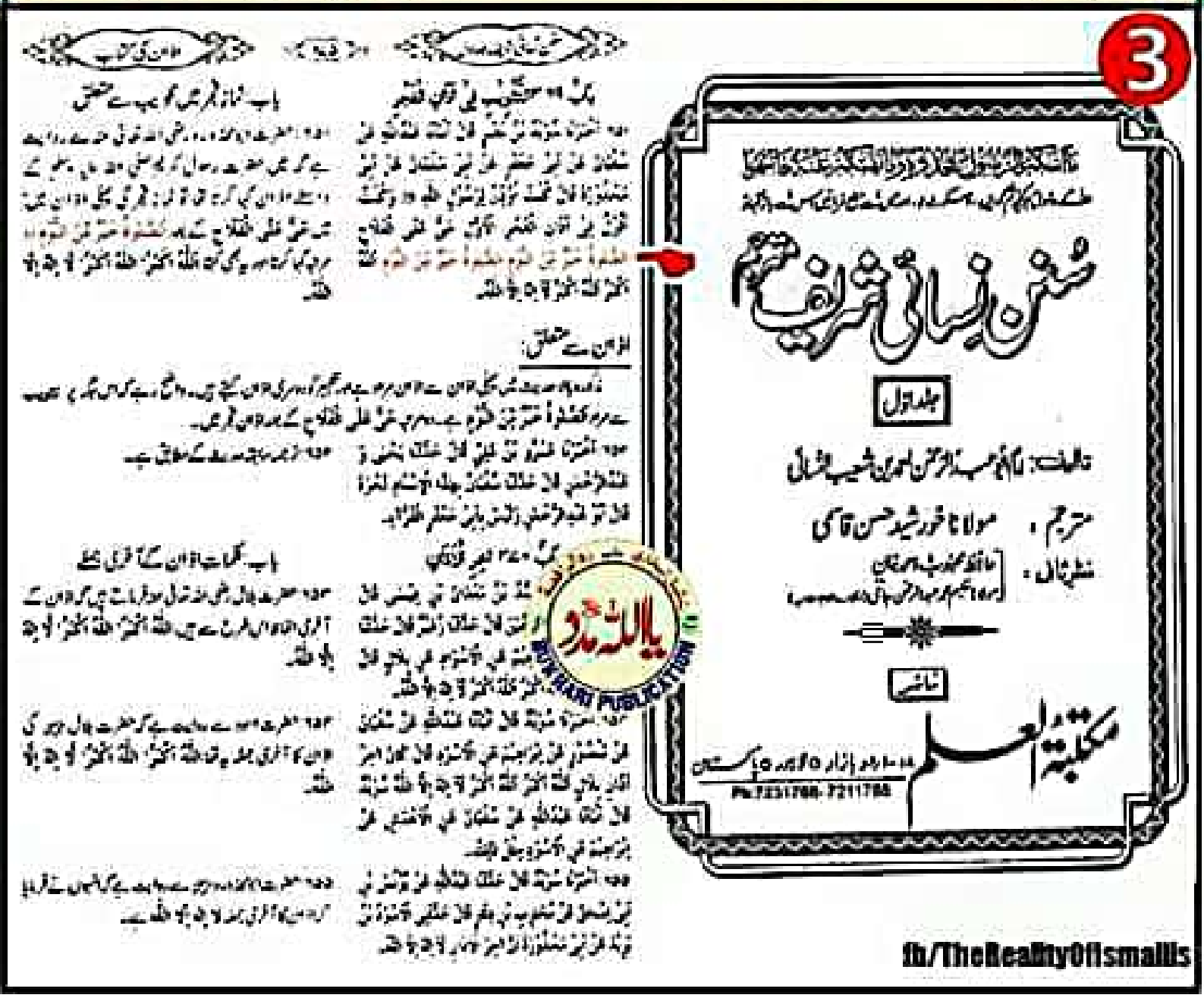

اہل سنت کی معتبر کتب احادیث صحاح ستہ سے "اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کا ثبوت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال کو "اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" والی اذان سکھائی۔

fb/TheRealityOfIsmailis

اہل سنت کی معتبر کتب احادیث صحاحہ ستہ سے "الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کا ثبوت

نبی اکرم ﷺ نے مکہ کے مؤذن حضرت ابو محذورہ کو "الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" والی اذان سکھائی۔

1

سنن نسائی شریف مترجم

جلد اول

تالیف: امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

ناشر: مکتبۃ العلم

Ph.7231788-7211788

Ih/The Reality Of Ismailis

اہل سنت کی معتبر کتب احادیث صحاح ستہ سے "اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کا ثبوت
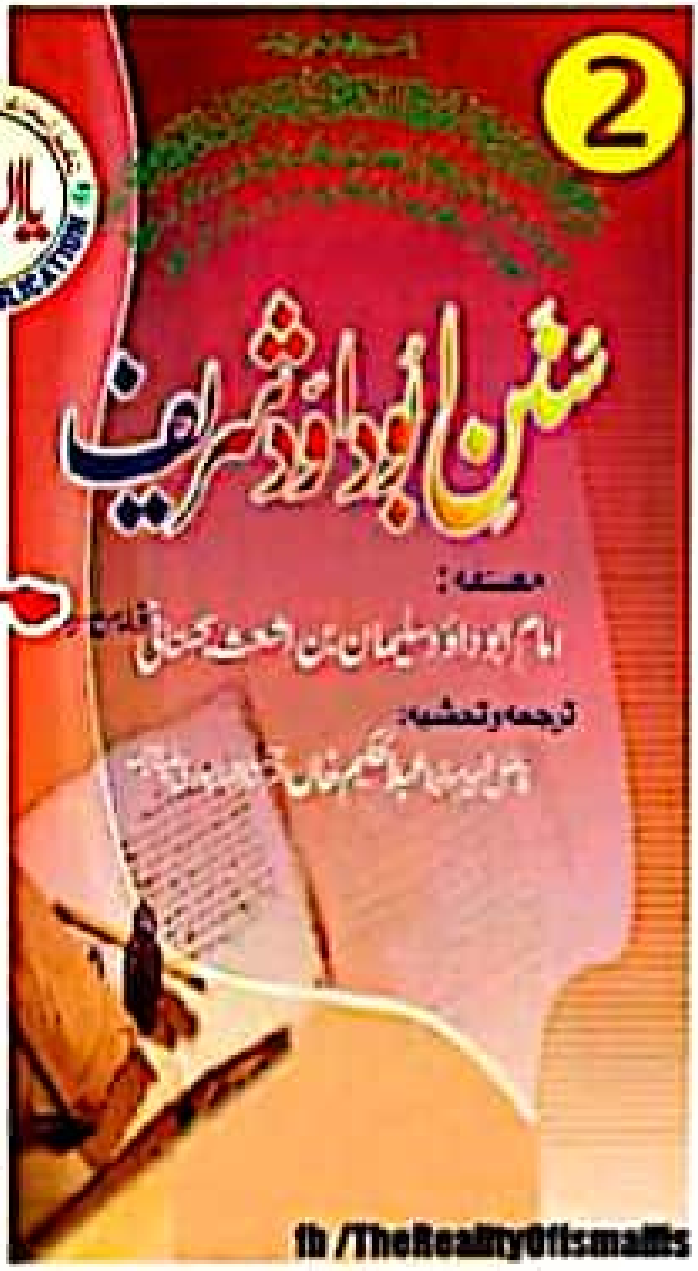
نبی اکرم ﷺ نے مکہ کے مؤذن حضرت ابو محذورہ کو "اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" والی اذان سکھائی۔